3043-والد فیملی کا خیال نہیں کرتا انہیں چھوڑ کر تبلیغی جماعت کے ساتھ جاتا ہے

سوال

اس والد کے متعلق کیا حکم ہے جو اپنی فیملی کا خرچہ نہیں کرتا اور بے کار رہتا ہے اور نہ ہی میری والدہ کو مال دیتا ہے کہ وہ بچوں کی دیکھ بھال میں صرف کر سکے مثلا کھانے وغیرہ میں ؟ تو کیا مال کے سبب میرے والد کا مجھ سے غصہ ہونا اور مجھ سے بات نہ کرنا میرے لئے گناہ کا باعث ہے ؟ اور کیا اگر میں والد کو چھوڑ کر صرف والدہ سے بات کروں تو گناہ گار ہوں ؟ میرا والد تبلیغی جماعت کے ساتھ دعوت کے لئے جاتا ہے لیکن گھر کی کوئی کسی قسم کی مسؤلیت کا خیال نہیں کرتا تو کیا صحابہ کرام اس طرح کیا کرتے اور اپنی اولاد کو چھوڑ کر دعوت کے لئے جایا کرتے تھے ؟

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کی مشکلات کا سامنا اس وقت ہوتا ہے جب شرعی احکام کا علم نہ ہو، اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ گھرانے میں اس کی کیا ذمہ داری ہے ، اور اللہ تعالی نے خاندان اور اس کے گھرانے کے متعلق اس پر کیا ذمہ داریاں عائد کی ہیں ۔

بیوی اور اولاد کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ان کے نان و نفقہ کا انتظام کیا جائے ، بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے بندہ جس کے ساتھ اللہ تعالی کی سب سے بڑی اطاعت اور اس کا تقرب حاصل کرتا ہے ۔

اور نفقہ میں مندرجہ ذیل اشیاء شامل ہیں :

کھانا پینا اور ان کی رہائش اور لباس کا انتظام ، اور وہ سب اشیاء جو کہ بیوی اور اولاد کو ضرورت ہوں تا کہ انہیں بدنی طاقت اور سر چھپانے کی جگہ حاصل ہو سکے ۔

اللہ عزوجل نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ مرد ہی عورتوں پر خرچہ کرنے کا ذمہ دار ہے ، اسی لئے تو انہیں اللہ تعالی نے عورتوں پر فضیلت دی ہے کہ وہ ان کے ذمہ دار اور ان پر خرچہ اور ان کے مہر کے ذمہ دار ہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے : {مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں} اس نان و نفقہ کے وجوب پر قرآن وسنت میں بہت سے دلائل پائے جاتے ہیں اور اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ یہ واجب ہے اور اسی طرح عقل بھی اس کے وجوب پر دلالت کرتی ہے ۔

قرآن مجید سے دلائل :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے : {فراخی والے کو اپنی فراخی سے خرچ کرنا چاہئے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہئے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (حسب حیثیت) دے ، اللہ تعالی ہر ایک کو اس کی استطاعت کے مطابق ہی تکلیف دیتا ہے ، اللہ تعالی تنگی کے بعد آسانی وفراغت بھی کر دے گا}

اللہ سبحانہ وتعالی کے ارشاد کا ترجمہ ہے :

{اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ اچھے اور احسن طریقے سے ان کا روٹی کپڑا ہے ، ہر شخص کو اتنی ہی تکلیف دی جاتی ہے جتنی اس میں طاقت ہو}

اوردوسری جگہ پر اللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{اوراگروہ حمل سے ہوں توجب تک بچے کی ولادت نہ ہوجائے انہیں خرچ دیتے رہو}.

سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دلائل :

بہت سی احادیث وارد ہیں جن سے خاوند کا بیوی بچوں اورجن کا وہ ولی ہوان پر خرچہ کرنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے ذیل میں چند ایک احادیث پیش کی جاتی ہیں :

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا : (عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ تمہارے پاس امانت ہیں ، انہیں تم نے اللہ تعالی کی امانت کے ساتھ حاصل کیا اوران کی شرمگاہوں کواللہ تعالی کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے ، تمہارے ذمہ ان کا احسن طریقے سے نان نفقہ اورلباس ہے)

صحیح مسلم (183/8)

عمرو بن احوص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا (خبردار تم پر تمہاری بیویوں کا ، اور تمہارا ان پر حق ہے ، تمہاری بیویوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ مردوں سے دوستیاں نہ لگائیں ، اورجسے تم ناپسند کرتے ہواسے تمہارے گھروں میں انہیں آنے کی اجازت دے ، اوران کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کے نان ونفقہ اورکپڑے وغیرہ کا احسن طریقے سے انتظام کرے)

ترمذی شریف حدیث نمبر (1163) اورابن ماجہ حدیث نمبر (1851)

معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب توکھائے تواسے بھی کھلا ، اورجب تو پہنے تواسے بھی پہنا ، اوراسے برا بھلا نہ کہہ ، اورنہ ہی اسے مارے ۔

سنن ابوداود (244/2) ابن ماجہ حدیث نمبر (1850) مسند احمد (446/4)

امام بغوی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : خطابی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ اس حدیث میں نان ونفقہ کا وجوب بیان کیا گیا ہے ، اوراس کی مقدار خاوند کی استطاعت کے مطابق ہوگی ، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیوی کا حق قرار دیا ہے توخاوند کے ذمہ لازم ہے چاہے وہ موجود ہویا غائب ، اوراگر فی الحال اس کے نہیں تو یہ تمام واجب حقوق کی طرح اس پر قرض ہوگا اگرچہ اس کے غیب ہونے کے ایام میں قاضی اسے فرض کرے یا نہ کرے ۔ اھ

اوروھب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ کے غلام نے انہیں کہا کہ میں میں یہ مہینہ بیت المقدس میں گذارنا چاہتا ہوں ، توعبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی اسے کہنے لگے تونے اپنے گھروالوں کے لئے اس مہینے کا خرچہ انہیں دے دیا ہے ؟ تواس نے جواب دیا نہیں ، توانہوں نے اسے کہا کہ واپس جاؤ اورانہیں خرچہ دو کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ : آدمی کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ وہ اپنی کفالت میں رہنے والوں کوضائع کردے ۔ مسند احمد (160/2) ابوداود حدیث نمبر (1692)

اوراس حدیث کی اصل مسلم شریف حدیث نمبر (245) ہے جس کے الفاظ یہ ہیں (آدمی کے لئے یہ گناہ ہی کافی ہے کہ وہ جن کے خرچہ کا ذمہ دار ہے ان کا خرچہ روک لے)

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اللہ تعالی ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کرے گا کہ آیا اس نے ان کی حفاظت کی یا کہ ضائع کردیا، حتی کہ آدمی کو اس کے اہل خانہ کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا) صحیح ابن حبان ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : (اللہ کی قسم تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ جا کر لکڑیاں کاٹے اور اپنی پیٹھ پر اٹھائے اور انہیں بیچ کر غنا حاصل کرے اور اس میں سے صدقہ کرے یہ سوال کرنے والے شخص سے بہتر ہے کہ اسے کچھ دیا جائے یا نہ دیا جائے ، اور یہ اس لئے کہ اوپر والا ھاتھ (دینے والا) نیچے والے ھاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے اور جن کی تو کفالت کرتا ہے ان سے ابتدا کر) صحیح مسلم (96/3)

اور دوسری روایت میں ہے کہ (آپ سے یہ کہا گیا کہ اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری کفالت میں کون ہیں ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری بیوی ان شامل ہے جن کی تو کفالت کرتا ہے) مسند احمد (524/2)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جب اللہ تعالی نے تمہیں کوئی بھلائی اور خیر (مال و دولت) عطا کی ہو تو اسے خرچ کرنے کی ابتدا اپنے آپ اور اپنے اہل عیال پر کرنی چاہئے) صحیح مسلم حدیث نمبر (1454)

اھل علم کا اجماع :

امام ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

ابن المنذر وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ اھل علم اس بات پر متفق ہیں کہ خاوندوں پر ان کی بیویوں کا نفقہ واجب ہے صرف اس بیوی کا نہیں جو کہ جھگڑالو اور نافرمان ہو ۔ المغنی ابن قدامۃ (7/ 564)

مندرجہ بالا شرعی نصوص سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آدمی کے ذمہ اسے کے اھل و عیال کا نان و نفقہ اور ان کا خیال رکھنا اور ان کی ضرورتیں پوری کرنا واجب ہیں ، اور اس کی فضیلت میں بہت سی احادیث بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایسا عمل ہے جو کہ اللہ تعالی کے ہاں اعمال صالحہ اور محبوب اعمال میں شامل ہے ۔

جیسا کہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (ثواب کی نیت سے جو چیز بھی آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے) صحیح بخاری (136/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں بیان کرتے ہیں کہ :

اس پر اجماع ہے کہ اہل عیال پر خرچ کرنا اور ان کے نان و نفقہ کا انتظام کرنا واجب ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں صدقہ اس لئے کہا ہے کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ انہیں اس واجب کام میں کوئی اجر و ثواب حاصل نہیں ہوگا ، اور اس لئے کہ انہیں صدقہ کے اجر و ثواب کا علم ہے ، تو انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ ان کے لئے صدقہ ہے تاکہ وہ اسے اہل و عیال کو چھوڑ کر دوسروں کو نہ دیتے پھریں لیکن اگر اہل و عیال پر خرچ کرنے کے بعد زیادہ ہو تو پھر اسے کہیں اور خرچ کرلیں ، اور اس میں ان کے لئے یہ ترغیب ہے کہ اس واجب صدقہ کو پہلے ادا کریں اور بعد میں وہ صدقہ جو کہ نفلی ہے دیں ۔ فتح الباری (9/498)

اور سعد بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

(بیشک تو اپنے اہل عیال پر خرچ کرے گا وہ تیرے لئے اجر و ثواب کا باعث ہوگا، حتی کہ وہ لقمہ جو کہ تو اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے) صحیح بخاری (164/3) صحیح مسلم حدیث نمبر (1628)

اور ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ایک دینار تو اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرے، اور ایک جو تو نے غلام آزاد کرنے کے لئے خرچ کیا، اور ایک دینار تو نے مسکین پر خرچ کیا، اور ایک دینا تو نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا، تو ان میں سے سب سے زیادہ اجر و ثواب والا دینار وہ ہے جو تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا) صحیح مسلم (692/2)

اور کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا تو صحابہ کرام کو اس پھرتی اور جثہ بہت ہی اچھا لگا تو وہ کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ شخص اللہ تعالی کے راستے میں (جہاد) ہوتا ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ : اگر یہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے (رزق) کے لئے کوشش کر رہا ہے تو یہ اللہ تعالی کے راستے میں ہے، اور اگر یہ اپنے بوڑھے والدین کے لئے کوشش کر رہا ہے ہو اللہ تعالی کے راستے میں ہے، اور اگر یہ اپنے آپ کے لئے کوشش کر رہا ہے تا کہ عفت اختیار کر سکے تو یہ اللہ تعالی کے راستے میں ہے، اور اگر یہ ساری کوشش میں ریاء کاری ہے تو پھر یہ شیطان کے راستے میں ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع (8/2)

سلف رحمہ اللہ تعالی نے اس واجب کو صحیح طور پر سمجھا اور اس میں تفقہ اختیار کیا، اور انہوں نے اسے اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنی عملی زندگی میں چراغ کی حیثیت دے رکھی تھی، اس مسئلہ میں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالی کا بہت ہی عظیم قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ : رزق حلال کمانے کی جگہ کوئی اور عمل نہیں لے سکتا حتی کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ السیر (8/ 399)

تو کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے اہل عیال کو ضائع کرے اور ان کی ضروریات کا خیال نہ رکھے اور انہیں خرچہ فراہم نہ کرے اگرچہ اس کا یہ ہی گمان کیوں نہ ہو کہ وہ یہ سفر نیکی اور اچھے کام کے لئے کر رہا ہے، کیونکہ اہل و عیال کو ضائع کرنا اور ان کی ضروریات کا خیال نہ کرنا اور انہیں خرچہ فراہم نہ کرنا حرام ہے، اور اس کے متعلق عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی کی نصیحت بیان کی جا چکی ہے جو کہ انہوں نے اس شخص کو فرمائی تھی جو کہ بیت المقدس میں ایک مہینہ کے لئے رہنا چاہتا تھا اس کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ پہلے اہل و عیال کے خرچہ کا انتظام کرے۔

تو سائل بھائی سے میری گذارش ہے کہ وہ اپنے والد کو اس جواب کے تقاضا کی نصیحت کرے اور احسن طریقے سے سمجھائے اور اس میں نرمی کا برتاؤ کرے، اور اگر آپ حسب استطاعت اپنے مال سے اس نقص اور ضروریات کو پوری کریں جو کہ آپ کا والد نہیں کرتا تو اس میں آپ کے لئے اجر عظیم ہے، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کو وہ سب کے حالات درست فرمائے۔

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے آمین یارب العالمین۔

واللہ تعالی اعلم.